

## 140506 - بیوی نے دھمکی دی کہ اگر خاوند نے اسے طلاق نہ دی تو وہ خود کشی کر لے گی لہذا خاوند نے طلاق دے دی تو کیا یہ مکرہ شمار ہو گا؟

### سوال

ایک رات میرے اور خاوند کے مابین جھوٹا ہو گیا اور دوسرے دن صحیحی رات کے جھوٹے سے میں پریشان تھی تو پھر نئے سرے سے جھوٹا ہو گیا اور اسی پریشانی اور نفیتی دباؤ کے تحت میں نے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کر دیا اور اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے طلاق نہ دی تو میں خود کشی کر لوں گی، لیکن اس نے کہا کہ میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا کیونکہ خاوند مجھ سے محبت کرتا ہے۔

لیکن میں نے اصرار کیا اور اپنے سامنے بھری رکھ لی پہلے بھی ایک بار ایسا ہی ہوا اور میں نے اپنے آپ کو زخمی کر دیا تھی پھر مجھے ہاسپٹل بھی جانا پڑا یہ چار برس قبل کی بات ہے چنانچہ میرا خاوند ڈرگیا کہ کہیں میں پھر وہی کام نہ کر بیٹھوں تو پہلے کیا تھا، اس لیے خاوند نے مجبوراً اور غصہ میں تین بار طلاق کے الفاظ بول دیے۔

مجھے علم نہیں کہ آیا یہ طلاق صحیح ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ صحیح ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ اگر غصہ کی حالت میں طلاق دی جائے تو یہ طلاق واقع نہیں ہوتی؟

اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر اس کا معنی یہ ہوا کہ ہماری شادی قائم ہے اور طلاق نہیں ہوتی، کیونکہ خاوند نے جو الفاظ کئے تھے وہ مکرہ اور مجبور ہو کر کئے تھے اور اس نے یہ قہدا نہیں کئے برائے مہربانی اس کی وضاحت کریں۔

### پسندیدہ جواب

اول:

ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بلاشہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاو نیسان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2043) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستے ہیں:

"یہ عظیم حدیث ہے، بعض علماء کا کہنا ہے: اسے نصف اسلام شمار کرنا چاہیے، کیونکہ فعل یا تو قصد اور اختیار کے ساتھ ہوتا ہے یا قصد و اختیار کے بغیر، دوسرا وہ ہے جو خطاؤ نیسان یا بھر کے ساتھ واقع ہو، تو یہ قسم بالاتفاق معاف ہے۔"

علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا اس سے گناہ معاف ہے یا حکم یا کہ دونوں ایکٹھے؟ اور حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری چیز ہے، اور اس کے جو خارج ہے مثلاً قتل تو اس کی علیحدہ دلیل ہے "انہی

دیکھیں : فتح الباری (161/5).

اور شاطری رحمہ اللہ کستے میں :

"جب عمل قصد ہو تو اس کے ساتھ تکمیلی احکام متعلق ہوتے ہیں، اور جب یہ عمل تصدیق سے عاری اور خالی ہو تو اس سے کوئی چیز متعلق نہیں ہوتی" انتہی

دیکھیں : المواقفات (3/9).

دوم :

امام یہتھی نے "السنن الکبریٰ" میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے :

"مکرہ کی طلاق نہیں ہوتی"

سنن الکبریٰ لیبیحی حدیث نمبر (15499) ابن قیم رحمہ اللہ نے اعلام الموقعین (38/3) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ علی اور ابن زبیر اور ابن عمر وغیرہ سلف رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے.

دیکھیں : مصنف ابن ابی شیبۃ (5/48-49) سنن لیبیحی (7/357-359) مصنف عبد الرزاق (6/407-411).

اور حمدور فضلاء کہتے ہیں کہ جب اکراہ شدید ہو تو مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوگی، مثلاً قتل اور ہاتھ کاٹنا اور شدید قسم کا زد کوب کرنا وغیرہ، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"عقل پر پردہ پڑی ہوئی حالت میں نہ تو طلاق ہے اور نہ ہی آزادی"

اور اس لیے بھی کہ سابقہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقیناً اللہ سجناء و تعالیٰ نے میری امت سے خطاو نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے"

اور اس لیے بھی کہ ارادہ و قصد سے منعدم ہے یعنی اس میں ارادہ و قصد نہیں پایا جاتا، تو بالکل مجنون اور پاگل اور سوئے ہوئے شخص کی طرح ہوا، چنانچہ اگر اکراہ ضعیف اور کمزور و قلیل ہو یا مکرہ بہ سے عدم تاثر ثابت ہو جائے تو اختیار موجود ہونے کی بناء پر طلاق واقع ہو جائیگی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (22/231-18) اور الموسوعۃ الفقہیۃ (29/17-18).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کستے میں :

"مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوگی، اور اکراہ یا تودھمکی سے حاصل ہو گایا پھر اس کے نظر پر غالب ہو کہ وہ اسے اس کے نفس یا مال میں نقصان دے گا بغیر کسی دھمکی کے.

اور گمان و ظن پر غالب ہونے سے دھمکی ثابت ہو جائیکی یہ اچھا نہیں، بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر دونوں برابر ہوں تو یہ اکراہ ہوگا، لیکن اگر اسے دھمکی دیے جانے کا خدشہ ہو اور گمان پر غالب ہو کر نہیں دے گا تو امام احمد کی کلام میں یہ ممکن ہے اگر اس نے جبر کا ارادہ کیا اور طلاق دی تو یہ طلاق واقع ہو جائیکی "انتہی

دیکھیں: الفتاویٰ الحبری (5/489-490).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اس کے اور بیوی کے ما بین غلط فہمی ہو گئی تو بیوی نے اپنے بہنوئی اور بہن کی موجودگی میں خاوند کا حلق پکڑ لیا اور طلاق کا مطالبہ کرنے لگی تو خاوند نے مجبوراً طلاق دے دی اور کما طلاق ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"سائل نے بیان کیا ہے کہ اس نے بیوی کو مجبوراً یعنی اکراہ کی حالت میں طلاق دی، اور یہ اس وقت جب بیوی نے اس کا حلق پکڑ لیا، چنانچہ اگر تو اس کا ظن غالب تھا کہ بیوی مذاق نہیں کر رہی بلکہ حقیقت میں نقصان دے گی اور اسے خدشہ ہوا کہ اس سے نقصان ہو سکتا ہے اور وہ اسے بیوی کے بات مانے بغیر ختم نہیں کر سکتا یعنی اسے طلاق دیے بغیر تو یہ اکراہ کی حالت میں طلاق ہو گکی۔

لیکن اگر اس کا یہ فعل اکراہ کی حالت میں نہیں پہنچا وہ اس طرح کہ بغیر کسی اذیت و تکلیف کے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا تھا، لیکن اس کے باوجود خاوند نے بیوی کی بات مان کر اسے طلاق دی تو یہ طلاق واقع ہو گئی ہے" انتہی مختصر ا

دیکھیں: فتاویٰ الجیہ الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (20/42-43).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے جب انسان حقیقی ارادہ کرے اور اسے اپنے ہاتھ سے لکھ دے یا پھر طلاق کے ارادہ کے ساتھ زبان سے الفاظ کی ادائیگی کرے، نہ تو اس کی عقل مأوف ہو اور نہ ہی وہ مکرہ و مجبور ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جائیکی" انتہی

دیکھیں: فتاویٰ نور علی الرب (10/359).

سوم:

بصور علماء کتے ہیں کہ جب مکرہ شخص کے لیے اپنے خون اور مال و عزت کی حفاظت کرتے ہوئے کوئی فعل یا کوئی قول کہنا جائز ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا یا کہنا جائز ہے تاکہ وہ اپنے بھائی کے خون یا مال یا عزت کی حفاظت کر سکے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"باب ہے جب کوئی شخص کسی شخص کے متعلق قتل وغیرہ کا خدشہ رکھے تو اس شخص کا قسم اٹھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے اور اسی طرح ہر مکرہ شخص جو خوفزدہ ہوت واس سے ظلم کو دور کیا جائے اور اس کے دفاع میں لڑا جائے اور اسے ذیل نہ کیا جائے، اگر مظلوم کا دفاع کرتا ہو والٹ سے تو اس پر نہ تودیت ہے اور نہ ہی قصاص۔

اور اگر اسے کہا جائے کہ یا تو تم شراب نوشی ضرور کرو یا پھر مردار کھاؤ، یا اپنے غلام کو فروخت کرو، یا قرض کا اقرار کرو، یا ہبہ کرو، یا عقد ختم کرو، یا پھر ہم تمہارے باپ یا اسلامی بھائی کو قتل کریں گے۔

اس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کافی اور وسیع ہے :

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستے ہیں :

"بن بطال کے قول کا خلاصہ یہ ہے :

امام بخاری کی مراد یہ ہے کہ جس کسی نے بھی کسی شخص کو دھمکی دی کہ اگر وہ معصیت و گناہ نہیں کریں گا یا پھر اس کے ذمہ قرض نہ ہونے کے باوجود قرض کا اقرار نہ کرے، یا پھر مرضی کے بغیر کوئی چیز ہبہ نہ کرے، یا معابد اور عقد ختم نہ کرے مثلاً بغیر اختیار کے طلاق دے یا غلام آزاد کرے تو اس کے والد یا پھر اسلامی بھائی کو قتل کر دیا جائیگا، تو اسے چاہیے کہ جس کی بھی اسے دھمکی دی گئی ہے وہ سب کچھ کر لے تاکہ اپنے باپ کو قتل ہونے سے بچا لے، اور اسی طرح اپنے مسلمان بھائی کو بھی ظلم سے بچا لے ۱۱ نسیہ

دیکھیں : فتح الباری (339/12).

اس بنابر اگر خاوند دیکھتا ہے کہ بیوی اپنے آپ کو قتل کرنے میں مذاق نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ حقیقتاً یہ کام کر دے گی اور خاص کر جب وہ پہلے بھی ایسا کر چکی ہے جو اس کی دلیل ہے کہ ممکن ہے وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچادے اور جو کہ رہی ہے اس پر عمل کر لے، تو اس کی دھمکی کے خدشہ کو پیش نظر کھتھتے ہوئے اسے طلاق دے دی اور اس کے ساتھ اس کا اسے طلاق دینے کا ارادہ بھی نہ تھا تو اسی یہی ہے کہ بیوی نے جو کچھ کیا وہ اکراہ کی ایک قسم ہے جو طلاق واقع ہونے میں مانع ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے ہیں :

"جب کسی انسان کو حرام فعل پر مجبور کیا جائے تو کیا اس کے نتیجے میں گناہ یا فدیری یا کفارہ لازم ہوگا؟"

جواب :

اس پر کچھ مرتب نہیں ہوگا، اور اس کی دلیل قرآن مجید میں اللہ عز و جل کا یہ فرمان ہے :

﴿جو کوئی ایمان کے بعد کفر کرے مگر جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو، لیکن جو شرح صدر کے ساتھ کفر کرے تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے عظیم عذاب ہے﴾۔ انقل (106).

چنانچہ جب آدمی کا اکراہ کی حالت میں کفر پر مواخذه نہیں ہے جو کہ سب سے بڑا جرم اور گناہ ہے، تو اس سے کم درجہ کے افعال میں بالا ولی عدم مواخذه ہوگا۔

سوال :

ایسے شخص کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں جس کی بیوی نے اسے طلاق دینے پر مجبور کر دیا اور کہنے لگی : یا تو تم طلاق دو یا پھر وہ اپنے آپ کو قتل کر لے گی، اور جو کچھ کہہ رہی ہے وہ اس کو نافذ کرنے پر قادر ہو، پھری اس کے ہاتھ میں تھی تو اس شخص نے اسے طلاق دے دی تو کیا یہ طلاق واقع ہو گی یا نہیں ؟

جواب :

یہ طلاق واقع نہیں ہو گی کیونکہ وہ مکرہ تھا۔

مکرہ یعنی مجبور کیسے تھا ؟

کیونکہ بیوی اپنے آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی، اور وہ اس کو نافذ کرنے پر بھی قادر تھی، اور یہ تو کراہ سے بھی زیادہ شدید ہے، اس لیے ہم کہتے ہیں : طلاق واقع نہیں ہو گی، اور اسی طرح مکرہ پر سب احکام مرتب نہیں ہونگے "اُنتہی مختصر"

دیکھیں : دروس و فتاویٰ الحرم المدنی (134).

اور شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا :

ایک شخص کی بیوی نے دھمکی دی کہ اگر وہ اسے طلاق نہیں دے گا تو وہ اپنے آپ کو قتل کر لے گی، تو وہ بعض اوقات طلاق کے الفاظ ادا کرنے پر مجبور ہوا تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی ؟

شیخ کا جواب تھا :

"اس کی طلاق مکرہ یعنی مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہے، چنانچہ یہ طلاق واقع نہیں ہو گی" "اُنتہی

دیکھیں : شرات التدوین من مسائل ابن شمیں (114).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

سوال میں مذکورہ عورت کو طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ اس کا خاوند مکرہ تھا یعنی اس پر جبر کیا گیا تھا اور وہ اسے طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

مزید آپ سوال نمبر (99645) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔